تاریخچۂ

مسجد جمکران مقدس

مسجد جمکران تحقیقاتی ادارہ

Next Page

نام کتاب ...... مسجد مقدس جمکران کی مختصر تاریخ

مؤلف ...... واحد تحقیقات مسجد مقدس جمکران

ناشر ...... انتشارات مسجد مقدس جمکران

تعداد .... ۵۰۰۰ (پانچ ہزار)

مطبوعہ .... اعتماد پریس

نوبت ...... اوّل

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

Previous Page | Next Page

باسمہ تعالیٰ

مسجد جمکران کی داستان

جمکران کی مقدس و پرشکوہ مسجد کی بنیاد گزاری کی داستان کو شیعوں کے بڑے بڑے محدثین و مورخین نے اپنی کتابوں میں جناب حسن بن مثلہ جمکرانی سے جو کہ درست اندیش نیک کردار محب اہل بیت تھے، اس طرح نقل کیا ہے۔

۳۹۳ھ ق ۱۷ ر رمضان المبارک منگل کی شب تھی، میں جمکران گاؤں میں اپنے گھر سو رہا تھا، آدھی رات گزر چکی تھی کہ اچانک کچھ لوگ میری سرائے میں وارد ہوئے، مجھے نیند سے بیدار کیا اور کہنے لگے حسن اٹھو! اور اپنے مولا حضرت مہدی صاحب الزمان کی آواز پر لبیک کہو،

میں اٹھا تاکہ خود کو دیدار کے لئے آمادہ کروں، میں نے کہا: اتنی مہلت دیجئے کہ لباس پہن لوں، تاریکی اور سراسیمگی کی حالت میں پہننے کے لئے، لباس اٹھایا، انہوں نے آواز دی، حسن اس لباس کو نہ پہنو یہ تمہارا نہیں ہے، میں نے اسے رکھ دیا اور اپنا لباس پہن لیا، اس کے بعد پائجامہ اٹھایا کہ پھر ندا آئی یہ پائجامہ بھی تمہارا نہیں ہے، اپنا پائجامہ اٹھاؤ، اسے بھی میں نے رکھ دیا اور دوسرا لباس پہنا،

اس کے بعد دروازہ کھولنے کے لئے میں کلید تلاش کرنے لگا پھر آواز آئی، حسن: دروازہ کھلا ہوا ہے، جب میں دروازہ پر آیا تو بزرگوں کی ایک جماعت کو دیکھا، سلام کیا انہوں نے بھی گرم جوشی اور محبت کے ساتھ جواب دیا اور میری تحسین کی، انہوں نے میری اس جگہ کی طرف راہنمائی کی جہاں اس وقت مسجد جمکران ہے، جب میں نے غور سے دیکھا تو وہاں ایک تخت نظر آیا کہ جس پر بہترین چادر بچھی اور فاخرہ گاؤ تکیے لگے تھے،

یاسر ثنائی

مسجد جمکران کی داستان

جمکران کی مقدس و پرشکوہ مسجد کی بنیاد گزاری کی داستان کو شیعوں کے بڑے بڑے محدثین و مورخین نے اپنی کتابوں میں جناب حسن بن مثلہ جمکرانی سے جو کہ درست اندیش نیک کردار محب اہل بیت تھے، اس طرح نقل کیا ہے۔

۳۹۳ھ ق ۱۷ رمضان المبارک منگل کی شب تھی، میں جمکران گاؤں میں اپنے گھر سو رہا تھا، آدھی رات گزر چکی تھی کہ اچانک کچھ لوگ میری سرائے میں وارد ہوئے، مجھے نیند سے بیدار کیا اور کہنے لگے حسن اٹھو! اور اپنے مولا حضرت مہدی صاحب الزمان کی آواز پر لبیک کہو،

میں اٹھا تاکہ خود کو دیدار کے لئے آمادہ کروں، میں نے کہا: اتنی مہلت دیجئے کہ لباس پہن لوں، تاریکی اور سراسیمگی کی حالت میں پہننے کے لئے، لباس اٹھایا، انہوں نے آواز دی، حسن اس لباس کو نہ پہنو یہ تمہارا نہیں ہے، میں نے اسے رکھ دیا اور اپنا لباس پہن لیا، اس کے بعد پائجامہ اٹھایا کہ پھر ندا آئی یہ پائجامہ بھی تمہارا نہیں ہے، اپنا پائجامہ اٹھاؤ، اسے بھی میں نے رکھ دیا اور دوسرا لباس پہنا،

اس کے بعد دروازہ کھولنے کے لئے میں کلید تلاش کرنے لگا پھر آواز آئی، حسن: دروازہ کھلا ہوا ہے، جب میں دروازہ پر آیا تو بزرگوں کی ایک جماعت کو دیکھا، سلام کیا انہوں نے بھی گرم جوشی اور محبت کے ساتھ جواب دیا اور میری تحسین کی، انہوں نے میری اس جگہ کی طرف راہنمائی کی جہاں اس وقت مسجد جمکران ہے، جب میں نے غور سے دیکھا تو وہاں ایک تخت نظر آیا کہ جس پر بہترین چادر بچھی اور فاخرہ گاؤ تکیے لگے تھے،

Previous Page | Next Page

اس تخت پر ایک باوقار تیس سالہ جوان بیٹھا تھا ۔ اس مجلل بساط پران کے پاس ہی ایک سن رسیدہ بزرگوار بھی بیٹھے جوان کے سامنے ایک کتاب پڑھ رہے تھے اور عین اسی وقت ان کے اطراف میں ساٹھ آدمیوں سے زیادہ کہ جن میں سے بعض نے سفید اور بعض نے سبز لباس پہن رکھے تھے نماز و دعا میں مشغول تھے ۔

(مجھے یہ محسوس ہوا کہ وہ جوان امام زمانہ علیہ السلام ہیں اور وہ بزرگوار حضرت خضر علیہ السلام ہیں)

حضرت خضر علیہ السلام نے مجھے بیٹھنے کے لئے فرمایا : اس وقت امام زمانہ نے فرمایا : حسن ! تم اس زمین کے کاشتکار حسن بن مسلم کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ تم پانچ سال سے اس زمین میں کھیتی کر رہے ہو لیکن ہم اسے خراب کر دیتے ہیں یہ زمین بہت اچھی ہے اور خدا نے اسے برگزیدہ کیا اور اسے سرفراز کیا ہے اس سال بھی تم اس میں کھیتی کرنا چاہتے ہو حالانکہ اس کا تمہیں حق نہیں ہے ۔ اس زمین سے ابھی تک تم نے جتنا فائدہ اٹھایا ہے اسے واپس کرو تاکہ اس جگہ مسجد بنائیں ۔

اس غلط کام کی سزا میں ، جو کہ تم نے انجام دیا اور اس زمین کو اپنی زمین میں شامل کیا ، تمہارے دو بیٹے لے لئے لیکن تمہیں ہوش نہیں آیا اگر اب ایسا کرو گے تو خدا کی طرف سے تمہیں ایسی سزا ملے گی جس کے بارے میں تم نے سوچا بھی نہ ہوگا ۔

میں نے آپ کی دل نشین باتیں سن کر عرض کی ، اے میرے آقا و مولا اس پیغام کے لئے میرے پاس کوئی علامت ہونی چاہئیے کیونکہ علامت کے بغیر لوگ میری بات کو قبول نہیں کریں گے ۔ امام علیہ السلام نے فرمایا : ہم یہاں ایک نشانی چھوڑ جائیں گے جو تمہاری بات کی تصدیق کرے گی ، تم جاؤ اور ہمارا پیغام پہنچا دو !

Previous Page | Next Page

مسجد جمکران کا شمالی دروازہ

مسجد کے قبہ کا اندرونی منظر

Previous Page | Next Page

مسجد کے شمالی رواق کا منظر

Previous Page | Next Page

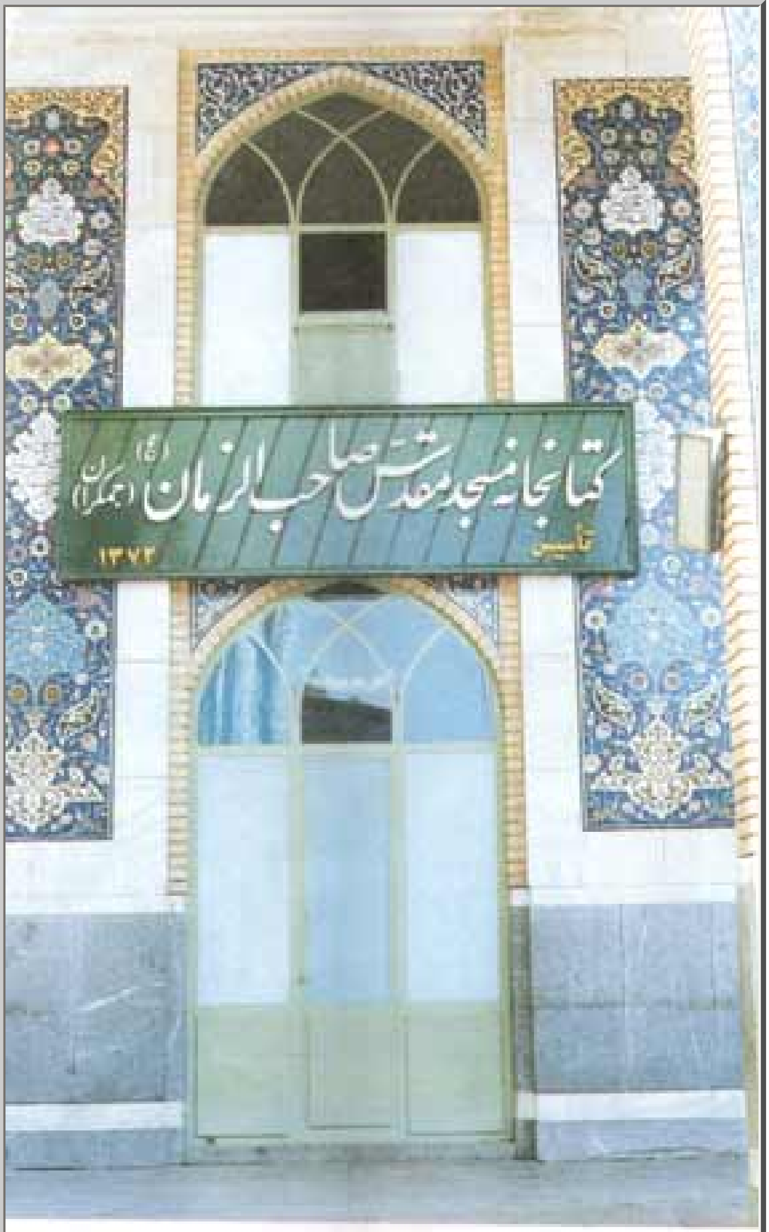

مسجد کے کتابخانہ کا بیرونی منظر

Previous Page	Next Page

سنگ مرمر سے مزین مسجد کا اندرونی منظر

Previous Page	Next Page

مسجد کا نقش و نگار شدہ محراب

Previous Page | Next Page

http://www.yamahdi.com

مسجد کے اندرونی حصہ میں نقش و نگار کا منظر

Previous Page | Next Page

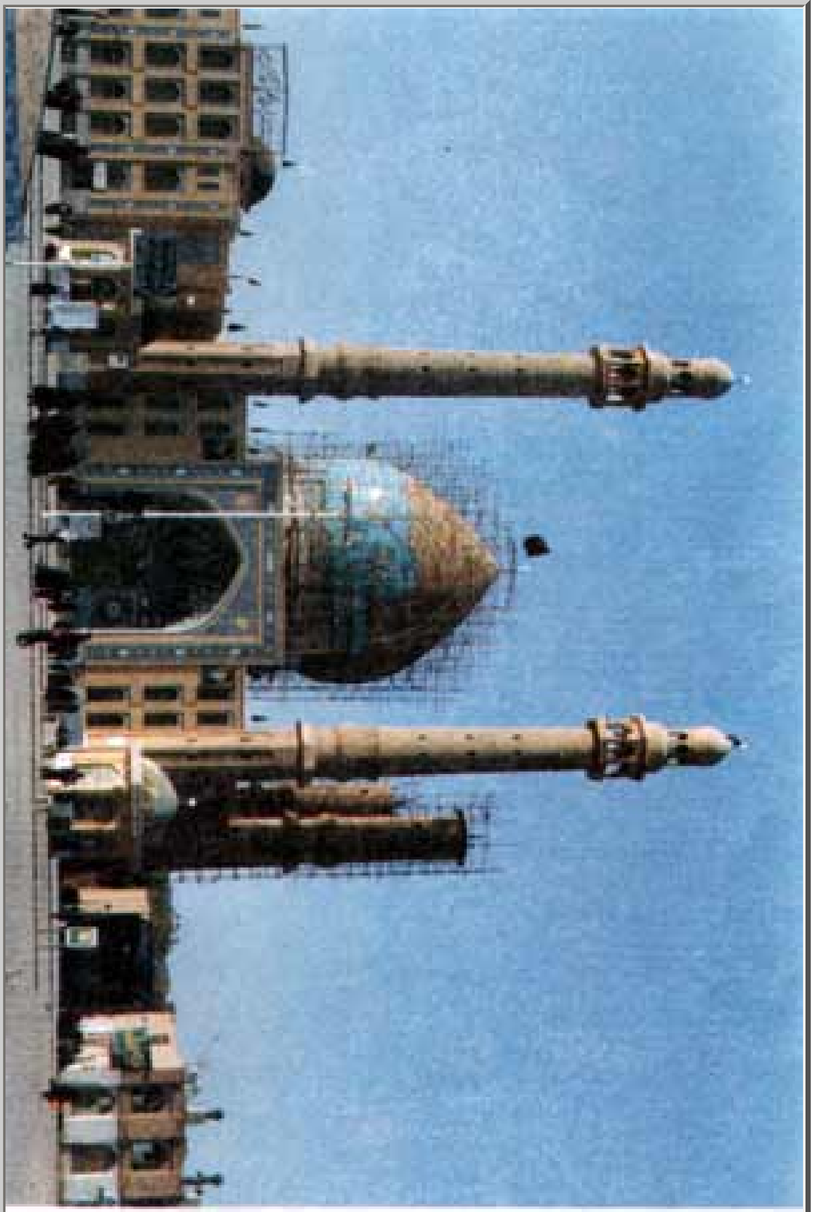

مسجد جمکران

Previous Page | Next Page

مسجد جمکران کی بنیاد کا حکم

اس کے بعد فرمایا: پہلے سید ابوالحسن کے پاس جاؤ تاکہ وہ تمہارے ساتھ آئیں اور اور حسن بن مسلم کو بلائیں اور چند سال کا منافع ان سے وصول کریں اور مسجد کی تعمیر میں خرچ کریں اور بقیہ مخارج کے لئے "رہق" جو کہ "اردھال" میں ہماری ملکیت ہے سے لائیں اور مسجد کی تعمیر کو مکمل کریں "قریۂ رہق" کا نصف حصہ ہم نے اس مسجد کے لئے وقف کیا ہے، ہر سال اس کی آمد لائیں اور مسجد کے امور میں خرچ کریں۔

مسجد جمکران کے آداب

لوگوں سے کہو کہ وہ اس جگہ آئیں اور اس کو محترم سمجھیں اور یہاں چار رکعت نماز پڑھیں

۱۔ پہلے دو رکعت تحیت مسجد کی نیت سے پڑھیں، نماز کا طریقہ یہ ہے، سورۂ حمد کے بعد ہر رکعت میں سات مرتبہ سورۂ اخلاص "قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ" پڑھیں اور رکوع و سجود کے ذکر کو بھی سات مرتبہ ادا کریں۔

۲۔ مسجد کی نماز تحیت سے فراغت کے بعد دو رکعت نماز "صاحب الامر" کی نیت سے پڑھیں اور اس کا طریقہ یہ ہے: نیت کے بعد سورۂ حمد شروع کریں اور "اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ" تک پڑھیں اور اس جملہ کو سو مرتبہ پڑھیں اور اس کے بعد سورۂ حمد تمام کریں اور اس کے بعد ایک مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھ کر رکوع میں جائیں اور رکوع و سجود کے ذکر کو سات بار دہرائیں اور دوسری رکعت کو بھی اسی طرح بجالائیں۔

نماز تمام کرنے کے بعد ایک مرتبہ تہلیل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه) کہیں اس کے بعد تسبیح جناب فاطمۃ الزہرا "سلام اللہ علیہا" پڑھیں اور پھر سجدہ میں جائیں اور

Previous Page | Next Page

سو مرتبہ پیغمبرؐ اور آپؐ کی آل پر درود بھیجیں۔

اس کے بعد امام علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اس جگہ دو رکعت نماز پڑھے گا اس کی مثال ایسی ہے جیسے اس نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے۔

میں پیغام پہنچانے کی غرض سے چلا ابھی کچھ دور نہیں چلا تھا کہ مجھے دوبارہ طلب کیا اور فرمایا: حسن: جعفر کاشانی چرواہے کے گلہ میں ایک پُر بال ابلق بکری ہے اس میں سیاہ و سفید کی سات علامتیں ہیں، ایک طرف تین علامتیں ہیں اور دوسری طرف چار ہیں، تم لوگوں کی مدد سے اپنے ذاتی پیسے سے اس بکری کو خرید لو اور کل رات اسے یہاں لاکر ذبح کرو بدھ کے دن ۱۸ رمضان کو اس کا گوشت بیماروں میں تقسیم کرو کہ خدا اس گوشت کے وسیلے انھیں شفا عطا کرے گا۔

یہ علامتیں سننے کے بعد میں اپنے گھر کی طرف پلٹا پوری رات فکر میں گزر گئی یہاں تک کہ صبح نمودار ہوئی میں نے نماز ادا کی اور اپنے فریضہ کی انجام دہی کا آغاز کیا چونکہ ہمارا مقصد داستان کا خلاصہ بیان کرنا ہے اس لئے حسن بن مثلہ کی زبانی نقل کئے جانے والے قصہ سے چشم پوشی کرتے ہیں خلاصہ یہ کہ حسن بن مثلہ گزشتہ شب کا ماجرہ اپنے دوست علی بن منذر سے بیان کرتے ہیں اور وہ دونوں اس مقدس جگہ پر جاتے ہیں جہاں گزشتہ شب میں اسے لے گئے تھے معاینہ کے بعد ان علامات کو دیکھا کہ جن کے بارے میں امام زمانہ علیہ السلام نے فرمایا تھا اور وہ علامتیں عبارت ہیں زنجیروں اور کیلوں سے کہ جن کو نصب کر کے مسجد کی حدود کو معین کیا گیا تھا۔

اس کے بعد وہ قم آتے ہیں "سید ابو الحسن" کی خدمت میں پہنچتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ ان کے منتظر ہیں کیوں کہ گزشتہ شب خواب میں سارے واقعہ کی خبر دے دی گئی تھی۔

پھر وہ باہم جمکران جاتے ہیں درمیان راہ جعفر کاشانی چرواہے کا گلہ دیکھتے ہیں
جیسے ہی حسن بن مثلہ گلہ کے پاس جاتے ہیں دیکھتے ہیں وہ بکری جس کی علامات
امام زمانہ علیہ السلام نے فرمائی تھیں گلہ کے پیچھے پیچھے ان کی طرف آرہی ہے وہ بکری
کو پکڑتے ہیں اور جعفر کے پاس جاتے ہیں تاکہ اس کی قیمت ادا کریں اور جعفر تعجب کے
ساتھ قسم کھاتا ہے کہ میں نے آج تک اس بکری کو نہیں دیکھا تھا۔

اس طرح بکری کو اس جگہ لاتے ہیں جہاں لانے کا حکم ملا تھا ذبح کرتے ہیں،
بیماروں کو دیتے ہیں کہ سب کو شفا نصیب ہوتی ہے۔ اس کے بعد مسجد جمکران کا نقشہ
بناتے ہیں، اور اس کی بنیاد رکھتے ہیں اور ،، اردھال ،، کے اموال و منافع اور املاک
سے چھت ڈالتے ہیں اور زنجیروں اور کیلوں کو جوکہ مخصوص انداز میں آراستہ تھیں
د ابوالحسن ، اپنے گھر لے جاتے ہیں کہ جب بھی با عقیدہ و با اخلاص بیمار انھیں پکڑتے
تھے خدا رضائے شفا پاتے تھے۔

سید ابوالحسن مرحوم کے انتقال کے بعد ان کے بیٹوں میں سے ایک بیمار ہو گیا
اور شفایابی کے لئے اس صندوق کے پاس گیا جس میں وہ زنجیر اور کیلیں تھیں تاکہ
اس سے بدن مس کرکے خدا سے شفا طلب کرے لیکن دیکھا کہ صندوق خالی ہے ،
بہت تلاش کیا لیکن نہیں مل سکیں۔

حسن بن مثلہ جمکرانی کے دیدار (مسجد جمکران بنانے کا حکم) کی داستان ،
بحار الانوار ج ۵۳ ص۲۳۰ ، عبقری الحسان ج ۲ ص۲۳۰ ، نجم الثاقب ص۲۹۳ ، الزام الناصب
ج ۲ ص۵۵

مسجد جمکران
شعبۂ تحقیقات
قم

Previous Page | **First Page**